معاصر شیعہ سیاسی نظریے میں عوامی خود مختاری کا تصور(۲)

معاصر شیعہ ماہرین قانون بنیادی سیاسی سوالات کے بارے میں مختلف آرا رکھتے ہیں۔ تجزیہ نگار کے مطابق یہ اس کے باوجود ہے کہ وہ سب نجف اور قم کے ایک ہی روایتی مذہبی سکول کے تعلیم یافتہ ہیں۔ان سوالات میں سے ایک یہ ہے کہ ایک قانونی راہنما کے اختیارات کا دائرہ کیا ہونا چاہیے؟ دوسرا یہ کہ کیا قانونی حکمران الہامی قوانین کے ساتھ نئے قانون بنا یا نئے قوانین نافذ کر سکتے ہیں؟ ان سوالات کے حوالے سے اس وقت شیعوں میں دو مکاتب فکر ہیں۔ ایک ریاست پسند' یعنی جو تمام اختیارات ریاست کے حوالے کرنے کے قائل ہیں۔ جبکہ دوسرا عوام پسند جن کے نظریات کے بیشتر خصائص اگرچہ روایتی شیعہ تصورات کے ہم آہنگ ہیں' لیکن وہ مذہبی راہنماؤں کو محض فقہی قانون کی مہارت کی بنا پر قیادت کے اہل نہیں سمجھتے۔ دونوں مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کی آراء اور ان کے نقطہ نظر پر بحث کے بعد جائزے کے آخر میں کہا گیا ہے کہ مذہبی کتابوں میں عوامی خودمختاری کی بنیادیں فقہا کی نگرانی کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہیں۔

(T.M.Aziz, The Muslim World, July- October 1996)

افریقہ　　　　الجزائر

الجزائر میں اسلام اور قومی شناخت (۴)

بہت سے الجزائری مسلم راہنما آج تسلیم کرتے ہیں کہ الجزائری قوم پرستی' جسے فرانسیسی استعمار کے خلاف آزادی کی جنگ میں استعمال کیا گیا تھا' اپنی قوت کھو چکی ہے۔ اگرچہ یہ راہنما الجزائری قوم کو مخاطب کرنے اور ملک میں ایک اسلامی جمہوریہ کے قیام کی جدوجہد کو جاری رکھنا ضروری سمجھتے ہیں' تاہم ان کا حتمی مقصد قومی سرحدوں کو عبور کر چکا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک تحریک جو الجزائری عوام کو متحرک کرنے اور انہیں اپنی قومی شناخت پر فخر کرنے کے احساس سے سرشار کر سکتی تھی' وہ ان سے متقاضی ہے کہ وہ اب اپنی وفاداری کو ایک زیادہ بڑے حلقے یعنی اسلامی امہ کے حق میں ترک کر دیں۔

زیر نظر جائزے میں سیاسی جدیدیت کے بارے میں بعض مفروضات کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ان